غزل نمبر ا

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا

دِلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے محبوب جب کسی شخص نے میرے سامنے تمہارا نام لیا تو میں اتنا بے قرار ہو گیا کہ مشکل سے اپنے بے صبر دل کو قابو میں کر سکا۔

وہ کج روش نہ ملا راستی میں مجھ سے کبھو

نہ سیدھی طرح سے اُن نے میرا سلام لیا

میر تقی میر فرماتے ہیں کہ میرا محبوب اسقدر ضدی اور بے وفا ہے کہ کبھی بھی مجھ سے اچھی طرح نہیں ملتا ہے اور اگر ملتا بھی تو ہے ٹھیک طرح سے میری سلام کا جواب نہیں دیتا تھا۔

میرے سلیقے سے میری نبھی محبت میں

تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا

اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں۔ کہ یہ میری سلیقہ مندی ہے کہ میں نے اس محبت کو انتہا تک پہنچا دیا اور ٹھیک طرح سے نبھا دیا، ورنہ کتنے عاشق ہیں جو عشق کی کھیل نہ کھیل سکے۔ دراصل میں نے ناکامیوں کو اپنا ساتھی بنایا اور انکو جھیلتے ہوئے محبت کو آگے بڑھایا۔

اگرچہ گوشہ گزیں ہوں میں شاعروں میں میر

پہ میرے شعر نے روئے زمین تمام لیا

اس شعر میں میر تقی میر تعلی سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگرچہ میں شاعروں سے الگ تھلگ پڑا ہوا ہوں، ان میں میرا شمار ہی نہیں ہے، لیکن اسکے باوجود میرے اشعار نے ساری دنیا پر قبضہ جمالیا۔ ہر طرف میری شاعری کا چرچہ ہے۔

* *

* * * *